An Analytical Study Of Totemism

حیوانات پرستی(ٹوٹمیت:Totemism)۔ایک مطالعہ

Ayesha Bukhari
M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Dr. Hafiz Hasan Madni
Assisstant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: According to those who believe in the evolution of religion, there are two epochs in religions that are exclusively related to phenomenology:Animism and Totemism. An aspect of nature came to the fore in the form of animals because animals were considered a sacred force. In the beginning man was afraid of wild animals because fear was the only force that led man to worship. Resultantly the mand began his worship as a confession to the power of animals. Thus the phenomenon from which he saw some benefit began to be considered important and sacred. But all the oppressions of nature remain oppressive until man overcomes them with his intellect. When man once invented the bow and arrow, so these animals lost their power in front of the human microcosm and were replaced by the giant rosary where many deities disguised and appeared in the guise of animals . There is hardly a nation in the world where there is no worship of animals found. This article deals with the dogma of animal worship in mankind.

مذہب کے ارتقائی تطور کے قائلین کے نزدیک مذاہب میں دو دور خصوصی طور پر مظاہر پرستی سے متعلق ہیں:

1۔مظاہر پرستی(Animism)

2۔جانوروں کی پرستش یاٹوٹمیت(Totemism)

فطرت کا ایک پہلو جانوروں کی شکل میں سامنے آیا کیونکہ جانوروں میں مقدس قوت سمجھی جاتی تھی[1] انسان ابتداء میں جنگلی جانوروں سے خوفزدہ رہتا تھا چونکہ خوف ہی وہ واحد قوت تھی جس نے انسان کو پرستش پہ آمادہ کیا چنانچہ انسان نے ان جانوروں کی قوت کے اقرار کے طور پر ان کی پرستش شروع کر دی[2] اس طرح جس مظہر سے اسے کچھ فائدہ دکھائی دیا اسے اہم اور مقدس سمجھنے لگا[3] لیکن فطرت کے تمام جبر اسی وقت تک جبر رہتے ہیں جب تک انسان اپنی فہم و فراست سے ان پر غالب نہیں آجاتا جب انسان نے ایک مرتبہ تیر کمان نیزے بھالے ایجاد کر لئے تو یہ جانور انسانی خرد کے سامنے اپنی قوت کھو بیٹھے اور ان کی جگہ دیومالا نے لے لی جہاں بہت سے دیوتا شکل بدل کر جانوروں کے بھیس میں بھی سامنے آنے لگے دنیا کی شاید ہی کوئی ایسی قوم ہو جہاں جانوروں کی پرستش نہ کی گئی ہو اس کے علاوہ ابتدائی انسان انہیں مقدس بھی جانتا تھا جس کی وجہ سے اس نے ان جانوروں یا کسی خاص جانور کے کھانے پر پابندی بھی عائد کر دی۔ ابتدائی انسان کا یہ بھی خیال تھا کہ اس کی نسل ان جانوروں سے آگے بڑھی ہے جنہیں وہ ٹوٹم کے طور پر استعمال کیا کرتا تھا[4] وحدانیت پرستی کے آغاز کی تاریخ میں مصر کا کردار بہت اہم ہے ایک خدا (راع) کی پرستش مصریوں نے اس وقت شروع کی جب جب دیگر تہذیبیں بت پرستی کے عہد طفولیت میں تھیں سورج دیوتا کی پرستش، لافانیت پر زور افلاک دنیا کی درجہ بندی، حیات بعد از موت کا تصور مصریوں کی ہی دین ہے ایک قدیم مصری گیت میں توحید کا اظہار دیکھا جا سکتا ہے

تو ہر آدمی کو اس کی جگہ متعین کرتا ہے

اے ابدیت کے مالک! تیرے منصوبے کتنے پرشکوہ ہیں

تو میرے دل میں ہے[5]

طوطم:

طوطم کے لغوی معنی بہن بھائی کے رشتہ کے ہیں یہ لفظ ایک ہندی قبیلہ کی بولی سے لیا گیا ہے[6]

ٹوٹم پسندی:

ٹوٹم رکھنے کی رسم؛ وہ رسوم و روایات جو اس متعلق ہیں؛ ٹوٹموں کے مطابق قبیلوں کی تقسیم، گروہوں، قبیلوں اور ٹوٹموں کے مابین تعلق یا رشتوں کا عقیدہ۔[7]

امولیہ رنجن نے ٹوٹم ازم کی وضاحت کچھ اس طرح کی ہے:

ٹوٹم ازم سے مراد ایسا نظام ہے جس میں کوئی شخص یا ایک معاشرتی گروہ کسی جانور یا پودے یا غیر جاندار شئے اور ان سے منسلک عقائد اور رسومات کے ساتھ خصوصی تعلق میں شناخت کیا جاتا ہو جانور یا پودے یا کہیں کہیں بے جان اشیاء کی انواع ٹوٹم ہے یہ دیوتا تو نہیں لیکن اس کا اہم اصل اور قابل تعظیم ہے مختلف قبائل مختلف ٹوٹموں پر یقین رکھتے ہیں درخیم اسے انتہائی سادہ اور قدیم مذہب کہتا ہے۔[8]

Totemism is the systematic symbolization of social entities (individuals, social units) through concrete phenomenal images, often natual species, and the development of these symbols into relationships of identity power and common origin.

The term totem derives from dotem, a term used by the Ojibwa, an Algonquin people of north America, to denote clan membership. [9]

Totemism as exemplified in n. America and Australia, where it has been found in the fullest development, is a form of society distinguished by the following characteristics:

It is composed of clans

or bands of men each united among themselves by kinship real or fictious, a kinship frequently extended beyond the limits of the local tribes ;

2: The clan is distinguished by the name of some species of animal or plant, or more rarely of some other natural phenomenon, such as the sun, rain, etc;

3: The species or objects which gives its name to the clan is conceived as related to the clan and to every member of it, in some mystic way, often genetically; and in this case every indivual specimen of the object, where it is an animal or plant, is regarded as belonging to the clan;

4: Such species or object is usually the subject of a religious or quasireligious emotion, and every individual specimen is the subject of tabus or prohibition: subject to certain limitation, ceremonial or in self-defence, it may not be injured or killed, or (where eatable) eaten; [10]

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ٹوٹم ازم ایک ایسی منظم اصطلاح ہے جو قدیم زمانہ میں معاشرے کے وجود کا ایک اہم حصہ تھا جس میں کوئی ایک شخص یا ایک معاشرہ تصاویر کے ذریعے جو کے کسی جانور یا پودے یا غیر جاندار شئے کی ہوں انسان کا ان سے منسلک عقائد اور رسومات کے ساتھ خصوصی تعلق میں شناخت کیا جاتا ہو۔ٹوٹم کی اصطلاح "dotem"اور سے نکلی ہے اس لفظ کا استعمال شمالی امریکہ کے لوگ کرتے تھے کیونکہ ان کی ضروریات زندگی ایک سی تھی۔ٹوٹم ازم امریکہ اور

آسٹریلیا میں مکمل ترقی یافتہ شکل میں پایا گیا اور اس نے مندرجہ ذیل خصوصیات کی بنا پر ایک ممیز معاشرے کی بنیاد رکھی یہ مخصوص لوگوں کا قبیلہ تھا جن کی ضروریات اور دلچسپیات ایک سی تھیں۔ان قبیلوں کے نام مختلف حیوانات اور پودوں کے نام پر رکھے گئے اور بعض کے نام کائنات کے نظام سورج اور بارش وغیرہ پر بھی رکھے گئے جن حیوانات یا نباتات کے نام پر اس قبیلہ کا نام تھا ان کے عقائد اور رسومات اس سے منسلک تھیں۔اس کے علاوہ انہوں نے اس کو بعض تحدید سے مشروط رسمی یا اپنے دفاع میں اس کو زخمی یا ہلاک نہ کرنے اور یہاں تک کہ اس کو نہ کھانے کا بھی عہد کر لیا تھا۔

Two scholars made the idea of totemism popular: William Robertson Smith, who saw it as the earliest form of SACRIFICE, and James George FRAZER. The sociologist Émile DURKHEIM and the psychologist Sigmund FREUD used the idea in developing their theories of religions. Later, the anthropologist Claude LÉVI-STRAUSS transformed totemism as he developed his own ideas about social classification.[11]

عالمی انسائیکلوپیڈیا میں اس کی وضاحت اس انداز کی گئی ہے:

تصورات،علامات اور دساتیر کا ایک پیچیدہ نظام جس کی بنیاد فرد یا سماجی گروہ اور فطری معروض یعنی ٹوٹم کے درمیان تصور کردہ تعلق پر ہوتی ہے۔

ٹوٹم کسی خاص نوع کا پرندہ، جانور یا پودہ، ایک فطری مظہر یا کوئی فطری منظر ہو سکتا ہے جس کے ساتھ گروپ خود کو کسی نہ کسی طرح مربوط سمجھتا ہے ٹوٹم کی اصطلاح دیسی شمالی امریکی قبیلے اوجبوا کی زبان سے ماخوذ ہے۔

ٹوٹم مت کی تعریف کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر اے سی ہیڈن نے " برٹش ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس" کے شعبہ بشریات میں خطاب کے دوران پیش کی:"پوری ترقی یافتہ صورت میں ٹوٹم مت سے مراد کسی گروہ کی متعدد ٹوٹم برادریوں (یا ٹوٹم قبیلچوں) میں تقسیم ہے جن میں سے ہر ایک کا اپنا ایک یا کئی مرتبہ ایک سے زیادہ ٹوٹم بھی ہوتا ہے کبھی کوئی حیوان، کبھی جانور اور کبھی کبھی کوئی فطری معروض یا مظہر بھی ٹوٹم ہوتا ہے۔لیکن کسی مصنوع کا ٹوٹم بننا بہت شاذ ہے"[12]

طوطمیت فرائڈ کی نظر میں:

فرائڈ کے خیال میں مذہب ایک بد ترین جرم کی پیداوار ہے وہ اس طرح کے انسانیت اولیٰ کی کسی نسل میں بیٹوں نے اپنی ماں میں زبردست جنسی کشش محسوس کی مگر باپ کا اقتدار اس گناہ کے راستے میں رکاوٹ بن گیا، اس پر اولاد نے یہ سازش کی کہ باپ کو قتل کرکے راستے سے ہٹا دیا جائے اور اس طرح ماں کو حاصل کرلیا جائے چنانچہ ایک دن انہوں نے اپنی اس سازش کو عملی جامہ پہنا دیا، مگر فوراً ہی انہیں شرمندگی محسوس ہوئی اور احساس گناہ ان پر غالب آگیا اس لئے انہوں نے عزم کیا کہ اپنے مردہ باپ کی یاد منائیں گے اور اس کی مقدس یاد منانے کی خاطر یہ کچھ جانوروں کو مقدس قرار دے کر ان کا مارنا حرام قرار دے دیا اس سے دنیا کے اوّلین مذہب طوطمیت نے جنم لیا اور اس کے بعد جس قدر مذاہب آئے ہیں وہ دراصل اسی احساس جرم کے مسئلے کا حل پیش کرتے ہیں اگرچہ یہ مذاہب تہذیبی اختلاف اور اپنے وسائل کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں مگر ان سب کا اصل ہدف ایک ہی ہوتا ہے یعنی باپ کے قتل کا عظیم واقعہ کا ردعمل، جس نے آج تک انسانیت کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور جو تنہا تمام تہذیبوں کا سرچشمہ ہے[13]

ٹوٹمیت قدیم مصر میں:

مصری مذہب کی معلوم تاریخ تقریباً چار ہزار برس قبل مسیح یعنی اب سے چھ ہزار برس قبل سے لے کر 600ء (چھٹی صدی عیسوی) یعنی اب سے چودہ سو برس پہلے تک پھیلی ہوئی ہے اس مذہب کا سراغ قبل از تاریخی زمانوں میں اب سے چھ ہزار برس قبل سے ملنے لگتا ہے بیلوں، گیدڑ اور دوسرے جانوروں کی لاشیں بڑے احتیاط سے دفنائی ہوئی ملی ہیں صاف ظاہر ہے کہ اس وقت جانوروں کی پوجا ہوتی تھی[14] مصر میں متحدہ بادشاہت کے آغاز (3100) سے قبل پورا ملک چھوٹی چھوٹی قبائلی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس وقت مصریوں کے مذہب اور پرستش کی نوعیت کیا تھی تاہم شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ چھ ہزار برس قبل مصر میں جانوروں کی پرستش بھی ہو رہی تھی اور ہر قبیلے کا ٹوٹم الگ الگ تھا اب سے پانچ ہزار برس قبل مصری تاریخ کے ابتدائی باشندے پتھروں، پہاڑوں، درختوں، چوپایوں، پرندوں، رینگنے والے جانوروں، مچھلیوں، کنوؤں، اور دوسری چیزوں کے علاوہ اپنے آباؤاجداد کی ارواح کو بھی پوجتے تھے[15] قدیم مصر کے مقامی دیوتاؤں کی تعداد ایک سے زیادہ بھی ہوتی تھی ان کے یہ معبود مقامی، علاقائی، صوبائی اور قومی سبھی سطح کے ہوتے تھے شمالی (زیریں) اور جنوبی (بالائی) مصر کے قومی دیوی دیوتا کی اہمیت علاقائی یا صوبائی معبودوں سے کہیں زیادہ ہوتی تھی جب وقت آیا تو مختلف قبائل، شہروں اور صوبوں میں جم کر بیٹھ گئے ان کے جھنڈے

مختلف تھے اور اسی مناسبت سے ان کے جھنڈوں کے نشان بھی مختلف تھے مثلاً کسی کا نشان عقاب تھا تو کسی کا مینڈھا، کسی کا مگر مچھ تھا تو کسی کا بھیڑیا، سانپ اور گدھ وغیرہ، ایسا بھی ہوا کہ قدیم مصریوں کے جھنڈوں کے یہ نشانات ہی صوبوں اور ان کے دارالحکومتوں کے دیوتا بن گئے[16]

مصری دیوی دیوتاؤں سے متعلق ہمیں آج اتنی معلومات حاصل نہیں ہیں جتنی ہونی چاہئیں زیادہ تر صرف ناموں، مجسموں اور تصویروں کے بارے میں آگاہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عبارتوں میں ان اساطیر کا مفصل بیان نہیں ملتا اکثر مصری دیوتایوں لگتے ہیں جیسے بے جان و غیر متحرک شبیہیں ہوں ان کے مقررہ نام اور کچھ مخصوص القاب تھے دیوتاؤں کی جو قدیم مصری تصویریں ملتی ہیں انہیں ایسے لباس پہنے دکھایا جاتا ہے جو انسانی لباسوں سے مختلف ہوتے ہیں ان کی ایک خصوصیت داڑھی ہے ان کے چہرے مخصوص جانوروں کے بنائے جاتے تھے مثلاً گائے، گیدڑ اور لق لق وغیرہ۔ ان کے تاج بھی مختلف دکھائے جاتے تھے یوں ان کی خصوصیات اور تاج ہائے شہی کا فرق بھی معلوم کیا جا سکتا تھا[17] مصریوں نے تخیل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے دیوی دیوتاؤں کے گرد کہانیوں کا جال بن دیا تھا چنانچہ ان کے دیوی دیوتا انسانوں کے سے کام کرتے تھے[18]

مصریوں کا خیال تھا کہ دیوتا عام طور پر وہ تاج پہنتے تھے جن کی ساخت سے کچھ دیوتاؤں کی خصوصیات کا پتہ چلتا تھا مثلاً 'را' اور 'حور اختنی' دیوتا کو بطور تاج قرص خورشید' (آفتابی ٹکیہ) پہنے دکھایا جاتا تھا آسمانی دیوتاؤں شاہین دیوتاؤں اور آمن دیوتا کو دوہری سیدھی کلغیاں پہنے ظاہر کیا جاتا تھا حت حور دیوی اور است (آئسس) دیوی گائے کے سینگ بطور تاج پہنتی تھیں خنم اور آمن دیوتا مینڈھے کے افقی یا خمیدہ سینگ پہنتے تھے[19] مصری حکمران جو مختلف تاج اور مکٹ کے طور پر 'شاہی ناگ' پہنتے تھے ان کے بارے میں خیال تھا کہ یہ دراصل دیویاں ہیں جو فرعون یا حکمران کی حفاظت کرتی ہیں اور ان کے دشمنوں پر حملہ آور ہوتی ہیں چنانچہ ابتدائی زمانوں سے ہی ان دیویوں سے باقاعدگی کے ساتھ التجا کی جاتی تھی کہ وہ آڑے وقت حکمران کی مدد کریں مصری سمجھتے تھے کہ شاہی تاج قوت، اختیارات اور تاثیر سے بھرپور ہوتے تھے بعض تاج "چشم ہائے را" بعض شاہی ناگ اور کچھ آتشیں 'شعلے' سے منسوب کر دیئے گئے تھے یہ سب چیزیں یعنی "را دیوتا کی آنکھیں" شاہی ناگ اور شعلہ دشمنوں سے بادشہ کی حفاظت کرتا تھا اور بعض اوقات تو ان تینوں کا امتزاج ایک دیوی کی

صورت میں یکجا کر دیا جاتا تھا ان پر تاثیر اور طاقت سے بھرپور تاجوں کا ذکر ہمیشہ باشاہوں اور دیوتاؤں کے ساتھ کیا جاتا تھا اور انہیں ان کی شخصیت کا لازمی جزو تصور کیا جاتا تھا ان تاجوں کی شان میں حمدیں تخلیق کر کے گائی جاتی تھیں[20]

جانوروں کی پرستش کی وجہ:

مصری جو جانوروں کی پرستش کرتے تھے اس کے کئی سبب بیان کیے گئے ہیں ایک یہ کہ دیوتا انسان کی سرکشی کے سبب مصر میں چلے آئے اور مختلف صورتوں میں اپنے تئیں چھپایا اور اس سبب سے ان جانوروں کی پرستش ہونے لگی دوسرے یہ کہ ان جانوروں سے فائدے پہنچتے ہیں[21]

برترین معبود کا تصور:

مصر کے تمام کائناتی دیوتاؤں میں سب سے پہلا مقتدر دیوتا غالباوہ تھا جو 'نور' اور آسمان کا دیوتا تھا یہ یقیناسورج دیوتا تھا جسے "قرص خورشید" کی شکل میں دکھایا جاتا تھا اور جسے مصر والے 'را' اور 'آتن' کے نام سے پکارتے تھے[22] قدیم مصریوں کے نزدیک سورج دیوتا 'را' (رے) کی تین صورتیں تھیں خپ را، 'را' اور اتم۔ خپ را صبح کا سورج تھا 'را' دوپہر کا اور اتم (اتم را) شام کا سورج تھا۔[23]

خپ را:

سورج دیوتا کا ایک روپ 'خپرا' (خپ را) کہلاتا تھا اور خپ را کو گبریلے کی شکل میں بنایا جاتا تھا[24] خپ را کے معنی ہیں "وجود پذیر ہونے والا" "وہ وجود میں آتا ہے" اس کے معنی یہ بھی کیے گئے ہیں "وہ وجود میں لاتا ہے" خپ را کو خالق معبود مانا جاتا تھا یہ بات دلچسپ اور قابل غور ہے کہ اسرائیلیوں کے معبود 'یہوواہ' کے معنی بھی بالکل یہی ہیں۔[25]

را:

ہلیو پلیس (heliopolis) میں رع کے نام سے آفتاب کی پرستش ہوتی تھی اور اسی کو شہر طب میں آمن کے نام سے پوجتے تھے ان دونوں مقامات پر اس کی دو جداگانہ مخصوص صورتیں تھیں[26] مصریوں کا سورج دیوتا 'را' اپنے آپ پیدا ہوا تھا وہ سب کا خالق تھا اس نے آسمان، زمین، پانی، تنفس حیات، آگ، دیوی دیوتا، انسان، چھوٹے اور بڑے مویشی، رینگنے والی مخلوق، پرندے، مچھلیاں غرض سب کچھ تخلیق کیا وہ دیوتاؤں اور انسانوں کا حکمران تھا 'را' دیوتا کا ایک خفیہ نام بھی تھا جس کی تاثیر سے را کی قوت اور اقتدار اعلی قائم تھا[27] 'را' اور آمن یا آمن را دیوتا بادشاہوں کے معبود تھے مصری

دیوتاؤں میں سب سے زیادہ معزز اور محترم آفتاب تھا اس کے سر پر آفتاب کا حلقہ اور اس کے اوپر ایک سانپ ہے جو گرمی کی حدت کی علامت ہے قدیم مصریوں کے مطابق ہوا میں معلق کشتی پر بیٹھا ہوا ہے اور طاقتور ملاح اس کشتی کو کھینچ رہے ہیں جب وہ افق پر آتا ہے تو اس کی آنکھون کی تیز کرنیں تمام جہان میں اثر کرتی ہیں اور سب کو طاقت پہنچاتی ہیں مصری اس خدا کو گاڑی پر تصور کرتے تھے جس کو چند گیدڑ (سیار) کھینچ رہے ہیں[28] سورج دیوتا 'را' ہر روز اپنے ساتھی دیوتاؤں کے جلو میں آگے آگے چلتا اپنے تخت پر بیٹھتا اور احکام جاری کرتا تھا وہ روزانہ مشرقی افق سے بڑے جاہ و جلال کے ساتھ نمودار ہوتا اپنے ہمراہی دیوی دیوتاؤں کے ساتھ اپنی عظیم الشان آسمانی کشتی میں فروکش ہوکر آسمان کا سفر طے کرتا اور شام کے وقت 'را' اور اس کے ساتھی دیوتا سفر کرتے کرتے مغربی افق پر آجاتے اور 'را' زیر زمین واقع 'دوآت' (دوسری دنیا، عالم دیگر، عالم ظلمات) کے دبیز اندھیروں کو منور کرنے کے لیے اپنی تجلیوں کے ساتھ غروب ہو جاتا[29]

اتم:

سورج دیوتا 'اتم' بے نظمی کے اولین پانیوں سے نمودار ہو کر کائنات کے سب سے پہلے مثلث نما مقدس ٹیلے پر کھڑا ہو گیا اور اولین دیوتاؤں کی تخلیق کی[30] یہ مقدس ٹیلہ بن بن کہلاتا ہے اور 'اونو' (ہیلیوپولس) والے اسے اہرام کی علامت سمجھا کرتے تھے۔[31]

بن یا بن بن قدیم مصری دراصل اس مثلث نما اولین کائناتی ٹیلے کو کہتے تھے جو اولین پانیوں سے اس لئے نمودار ہوا کہ دیوتا اس پر کھڑا ہو کر تخلیق عالم کا کام سرانجام دے سکے یہ ٹیلہ اہرام مصر کی طرح مثلث شکل کا تھا مصریوں نے اس مقدس ٹیلے کی علامت کے طور پر 'اونو' (ہیلیوپولس) کے معبد میں ایک مثلث پتھر رکھ لیا تھا یہ پتھر 'بن پتھر' کہلاتا تھا اور اونو (ہیلیوپولس) میں سورج دیوتا کے جس کمرے میں رکھا جاتا تھا اسے 'بن گھر' کہتے تھے اس مقدس پتھر سے منسوب ایک پرندہ بھی تھا بعد میں یہ پرندہ ققنس سمجھا جانے لگا[32]

آفتاب کا مظہر:

ہارماچنس دیوتا جو کہ آفتاب کا مظہر ہے ابوالہول کی شکل میں بنایا جاتا ہے جسم شیر کا اور سر انسان کا[33]

آمن را دیوتا:

آمن (آمون) دیوتا کو قدیم مصری تاریخ ہزاروں برس پر پھیلے ہوئے دور میں جو مقام اور مرتبہ حاصل ہوا وہ کم از کم سرکاری سطح پر کسی اور دیوی دیوتا کو نصیب نہیں ہو سکا[34] "جدید شہنشاہیت" کے دور 1575/1087 میں آمن سرکاری دیوتا تھا اسلئے مختلف دیوتاؤں کی خصوصیات اس میں سمو دی گئیں اور اسے کلی حیثیت دینے کے رجحانات ابھرے۔[35] فراعنہ کے اٹھارہویں خاندان کے زمانے میں آمن دیوتا کو بہت عروج حاصل ہوا جس کے نتیجے میں اسے سب سے برتر دیوتا 'را' میں ضم کر دیا گیا[36] اور سورج دیوتا کی خصوصیات بھی اس میں سمو دی گئیں علاوہ ازیں آمن کو حور کلاں کے مساوی قرار دے دیا گیا اور اسے تولیدی، زرخیزی کے دیوتا من کی بھی بہت سی خصوصیات دے دی گئیں مختلف دیوتاؤں سے وابستہ عقائد بھی آمن سے وابستہ کر دیئے گئے[37] آمن را فضا اور شادابی و زرخیزی کا دیوتا تھا سورج دیوتا 'را' ہی کی طرح 'آمن را' نے دیوتاؤں، انسانوں کی تخلیق کی اور اسی کی طرح وہ تمام جانداروں کو زندہ رکھتا تھا 'را' کی تمام املاک مثلاً جہاز، تاج اور نام وغیرہ اس کی ملکیت قرار پائے من دیوتا کی طرح آمن کو مجسموں، کندہ کاریوں اور تصویروں وغیرہ میں مکمل طور پر انسانی جسم اور شکل وصورت کا بنایا جاتا تھا اور اس کے سر پر مسطح تاج پہنایا جاتا تھا جس پر دو لمبی لمبی کلغیاں دکھائی جاتیں کبھی کبھی اس کا سر اور چہرہ مینڈھے کا بھی دکھایا جاتا تھا[38]

اسر دیوتا (اوزیرس):

مصر قدیم کے عام لوگوں میں سب سے مقبول دیوتا بلاشک وشبہ اسر (اسار، اوسر۔ یونانی نام اوزیرس یا اوسائی رِس) تھا اَسر دیوتا صحیح معنوں میں عوام کا دیوتا تھا[39] اس کے بے شمار نام، القاب اور وصفی نام تھے مصری اسے سَبز اَسر بھی کہتے تھے اس حیثیت سے اس کا تعلق سبز نیل (دریا) سے تھا ہرے نیل کے بارے میں مصریوں کا عقیدہ تھا کہ وہ آسمان کے ان تالابوں سے نکل کر آتا ہے جن کے پانیوں کا رنگ، ملاکیت کی مانند سبز ہے ان تالابوں میں دیوتا پرندوں کی شکل میں رہتے تھے اور یہی دیوتا ان تالابوں سے ستارے بن کر ابھرتے اور ان کے پروں سے شبنم اور بارش کے قطرے گرتے تھے اَسر رات کو جنوبی آسمان میں چمکنے والا ایسا ستارہ تھا جو سات ستاروں کی ایک صورت یعنی 'جوزا' (جبار۔ ORION) کا حصہ تھا جوزا کا تارہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ چاند بھی تھا وہ رات کو سورج کا ایک روپ بھی تھا پہلے پہل وہ کائناتی یا معبود فطرت تھا پھر رفتہ رفتہ اس میں اور بھی خصوصیات وصفات جمع کر دی گئیں جیسے جیسے اس کی پرستش پھیلتی

گئی یہ دوسرے دیوی دیوتاؤں کا حامل ہوتا گیا اس نے شجری 'روح'، نباتات، باروری کا دیوتا، اناج کی روح اور اناج کے دیوتا کی جگہ بھی لے لی تھی وہ شمسی و قمری صفات اور تولید و تناسل کا دیوتا تھا[40]

اَسَت (آئسس) دیوی:

مصریوں کی سب سے محبوب و مقبول دیوی 'اَسَت' یا 'اِسَت' (ASET, ESET, ISET) تھی[41] است دیوی کے بہت سارے نام، القاب اور صفات تھیں قدیم مصری عبارتوں میں اسے "بسیار ناموں والی" "ہزار ناموں والی" کہا گیا ہے اور یونانیوں نے اسے "دس ہزار ناموں والی" کہا اور لکھا، حاصل خیز پانیوں کی حیثیت سے وہ 'ان قت' اور "روشنی بخشنے والی" کی حیثیت سے وہ 'خوط' کہلاتی تھی ثمر دار دھرتی کی دیوی کی حیثیت سے اسے اسرت یا 'یوسَرت کہا جاتا تھا مصری اسے 'خالق نباتات' یا 'سبز چیزیں تخلیق کرنے والی' اور "سبز دیوی" بھی کہتے تھے گائے اس کا مقدس جانور تھی اَسَت زرخیز پانیوں، آسمانی ہواؤں، موسم بہار کی ہواؤں، زرعی زمین، خوراک، فصلوں، اناج اور نوخیز روئیدگی کی دیوی تھی است نسیم سحری تھی جس سے سورج جنم لیتا تھا[42]

Isis is represented in various forms. In one, she has the form of a woman, with the horns of a cow, as the cow has sacred to her.[43]

وہ بحری ستارہ تھی اور عظیم و بے مثل ساحرہ تھی اس نے مصر کے وحشی لوگوں کو تہذیب سکھانے میں اپنے شوہر یعنی اَسَر (اوزیرس) دیوتا کا ہاتھ بٹایا[44] است کا کردار محبوب اور پسندیدہ اس لئے بنا کہ وہ انسان دوست، باوفا شوہر کی محبت میں مر مٹنے والی بیوی اور ٹوٹ کر چاہنے والی ماں تھی اسر کے مرنے کے بعد است نے پرندے کی شکل اختیار کرکے خود کو حنوط شدہ (مردہ) شوہر اسر (اوزیرس) کے اوپر پھیلا دیا اور اپنا بدن اسر کے بدن کے ساتھ دبایا اس طرح اسے جنسی لحاظ سے بیدار کر دیا اسر نے اس کے ساتھ جنسی اختلاط کیا اور اس نے حر دیوتا کو جنم دیا[45] است ابتدا مصر کے ڈیلٹائی علاقے کے لوگوں کی دیوی تھی[46] مصر کے یونانی (324 / 30ق-م) اور رومی (30ق-م تا 324ء) ادوار میں پجاریوں نے است (آئسس) کا مسلک دریائے رائن تک پھیلا دیا رومیوں کے عہد حکومت کے دوران اس کی پرستش مصر سے باہر دور دراز خطوں تک پہنچ گئی اس کے لئے مندر بنائے گئے اس کے تہوار منائے جاتے تھے اور خفیہ مذہبی رسمیں ادا کی جاتی تھیں یہ عالمگیر دیوی کی حیثیت اختیار کر گئی[47] اس کی عبادت کے بڑے بڑے مرکز اَب دو (ابی دوس) اور زَدو (بوزیرس) میں تھے[48]

حَر دیوتا(کلاں)(حَرور دیوتا):

حَر دیوتا کی کئی صورتیں یا اقسام تھیں حَر دیوتا کو اہل یونان ہوروس (HOROS) اور روم (اٹلی) والے ہورس(HORUS) کہتے تھے اور مصری اپنے اس دیوتا کو حر(HER) یا حور(HOR) کہتے تھے وہ شمسی دیوتا تھا روشنی اور نیکی کا دیوتا جو مرکزی مصری دیوتا میں شمار ہوتا ہے[49] ہورس کا ذاتی لقب Epithet"لوسا" تھا جس کے معنی ہیں "پٹاح"(Ptah) کا ہمیشہ سے ہونیوالا بیٹا۔ چنانچہ اسے "مقدس بچہ" کہا جاتا تھا[50] اہل مصر اسے کبھی تو شاہین (باز) کی شکل کا دکھاتے تھے یعنی مکمل باز، اور کبھی اس کا جسم تو انسانی مگر چہرہ باز کا دکھاتے تھے ایک اور شبیہہ میں وہ شیر خوار ہے یونانی اور رومن اسے ہارپوکریٹس کے نام سے جانتے ہیں[51] حر یا حور کا معنے "آسمان" کے ہیں قدیم مصری زبان میں 'حر' یا 'حور' ایک اور لفظ بھی ہے جس کے معنے ہیں "انسان کے بدن کا اوپری حصہ "یعنی چہرہ۔ جب مصری حر (حور) کہتے یا لکھتے تو اس سے ان کی مراد باز (شاہین) سے ہوتی تھی بہت سے مصری آسمان کو مقدس یا آسمانی باز خیال کرتے تھے وہ چاند اور سورج کو حر دیوتا کی دو آنکھیں خیال کرتے تھے[52] ہورس دیوتا کی دائیں آنکھ سورج اور بائیں آنکھ چاند ہے[53] مصر کے قبل از تاریخی زمانوں کے قبائل کے جھنڈوں پر باز کو ٹوٹم (مذہبی نشان Totem) کے طور پر دکھایا جاتا تھا اور باز کو ایک ممتاز ترین ہستی تصور کیا جاتا تھا 'حر کلاں' کو مصر کے لوگ حَرور (HERWE) اور یونانی اسے ہروئرس یا اردئرس (OVAROERIS) (HAROERIS) کہتے تھے حرور کے معنی ہیں 'عظیم حر۔ حر کلاں' حرور کی پوجا، خمو(یونانی نام لیٹوپولس LETOPOLIS) شہر والے کرتے تھے وہ اسے 'حر خن تی ارتی' کہا کرتے تھے 'حر خن تی' کا مطلب ہے حر جو دو آنکھوں پر حکمرانی کرتا تھا دو آنکھوں سے مراد چاند اور سورج سے تھی

فرلوئبھتیس شہر میں اس کی پوجا 'حر مرتی' کے نام سے ہوتی تھی 'حر مرتی' کا مطلب ہے دو آنکھوں کا حر۔ حر کلاں خود آسمان کا دیوتا تھا حر کلاں عظیم آسمانی دیوتا تھا پورے آسمان کا جسمانی مظہر تھا آسمانی نمائندگی کرتا تھا آسمانی سلطنت کا باسی تھا اور باز کی شکل اختیار کئے رہتا مصر کے تمام پرندوں میں باز (شاہین) ہی سب سے جری، دلیر، نڈر اور خوبصورت تھا یہ دھرتی اور آسمان کا نگران اور چوکس بادشاہ تھا[54]

حت حر دیوی:

حت حر مصریوں کے قدیم ترین دیوی دیوتاؤں میں سے تھی مصریوں کے ہاں اس کا نام حت حر (HET HER)اور یونانی اسے ہاتھور (ہتھور-HATHOR) کہتے تھے حت حر آسمان کی دیوی تھی حت حر کے لفظی معنی ہیں 'حر کا گھر'[55]

حت حر متضاد خصوصیات وصفات کی حامل تھی وہ شفیق و نیک ماں تھی اور بری و مہربان بھی۔ وہ محبت و شفقت سے مامور تھی بارآوری کا جوہر تھی مصری عبارتوں میں اسے عظیم آسمانی گائے کہا گیا ہے جس نے سورج سمیت دنیا اور اس کی تمام چیزیں تخلیق کیں وہ زندوں کی اپنے دودھ سے پرورش کرتی تھی مصریوں نے اسے فرعون کو دودھ پلاتے ہوئے دکھایا ہے اس کے علاوہ حت حر کو گائے کی شکل میں دکھایا جاتا اور فرعون کو اس کے تھن سے دودھ پیتے دکھاتے تھے حت حر عورتوں کی محافظ اور ان کے بناؤ سنگھار کی سرپرست تھی مسرت و شادمانی اور محبت کی دیوی کی حیثیت سے وہ بہت مقبول تھی وہ عیش و طرب، رقص، موسیقی، نغمے، اچھل کود اور ہار گوندھنے کی دیوی تھی اس کا مندر مدہوشی و بدمستی کا گھر اور لطف ولذت کی آماجگاہ تھا وہ زندوں کا بہت خیال رکھتی مگر مرنے والوں کا اسے زیادہ محبت اور شفقت کے ساتھ خیال رہتا تھا[56] وہ مغرب کے نام دارالحکومت (تھیبس) کے قبرستان کی محافظ تھی لوگ جب مر کر دوسری دنیا میں پہنچتے تو ان کو خوش آمدید کہتی وہ 'انجیر کی ملکہ' کہلاتی تھی مصریوں کے عقیدے کے مطابق حت حر طویل سیڑھی کو تھامے رہتی تھی مستحق لوگ اسی سیڑھی کے ذریعے آسمان پر پہنچ جاتے تھے حت حر خونریزی اور تباہی و بربادی کی دیوی تھی اور قتل عام پر خوش ہوتی تھی گائے اس کا مقدس جانور تھی تصویروں اور مجسموں میں کبھی تو۔ زرخیزی کی دیوی کی حیثیت سے حت حر کو گائے دکھایا جاتا اور کبھی گائے کے سر والی دیوی[57] اکثر و بیشتر اس کا چہرہ عورت کا بنایا جاتا ہے اور پھر چہرے کے اوپر یا تو سینگ یا گائے کے کان دکھائے جاتے؛ عام طور پر اس کے چہرے کے دونوں طرف گھنی زلفیں بنائی جاتیں۔

اس کا سب سے بڑا مندر 'وندیرہ' میں تھا جہاں وہ اپنے شوہر بہدت کے ساتھ پوجی جاتی تھی حت حر کی پوجا بہدت (اوفو) اور اومبوس میں بھی کی جاتی تھی مصر کے باہر صومالی لینڈ کے ساحلی علاقے میں اسے " سرزمین نپٹ کی ملکہ " کہتے تھے جزیرہ نما سینا میں اسے " سرزمین مف کت کی ملکہ " کہتے تھے اور فیونیقیہ (PHEONICIA لبنان) میں وہ بائبلوس کی دیوی کہلاتی تھی[58]

سانداپیں (آپیں گائے):

جانوروں میں سانڈ اپیس جس کو یونانی ایپفس کہتے ہیں نہایت مشہور اور معزز تھا اس کے نام کے بڑے بڑے عالی شان مندر بنائے جاتے تھے اور اس کے مر جانے کے بعد اس کی زیادہ عزت و توقیر ہوتی تھی تمام مصر اس کے سوگ میں ماتم کرتا تھا تولیمی لیگس کی بادشاہت مین جب وہ جانور ضعیف ہو کر مرا تو اس کی تجہیز و تکفین پر سوائے اخراجات معمولی کے ایک لاکھ بارہ ہزار (پانچ سو) پانسو روپے صرف ہوئے اس دیوتا کی تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد دوسرے دیوتا کے مقرر کرنے کی فکر ہوتی تھی اور تمام مصر اس کی تلاش میں چھانا جاتا تھا اس سانڈ کی چند علامتیں ہوتی تھیں جن سے وہ اور سانڈوں سے ممتاز ہوتا تھا[59] منفیس کا مقدس جانور ایک گائے تھی اس کا رنگ سیاہ اور پیشانی پر سفید مثلث نما داغ اور پیٹھ عقابی صورت کی ہونی چاہیئے دم کے بالوں کا بکثرت ہونا بھی شرائط میں سے تھا[60] پیشانی پر ھلال کی شکل اور زبان پر بھنوری کا نقشہ ہونا ضروری تھا اور جب کبھی ایسا سانڈ نصیبوں سے ہاتھ آجاتا تو وہ مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے اس نئے سانڈ کو پہلے سانڈ کی سی قدر و منزلت دینے کے لئے ممفس میں لے جاتے اور رسومات مقررہ سے اس کو سرفرازی بخشتے[61] مصری کہتے تھے کہ ایسی گائے آسمان سے نازل ہونے والی بجلی سے پیدا ہوتی ہے جب اس طرح کی گائے دستیاب ہوتی تو کاہن اس کو آپیس کے نام سے موسوم کرتے اور معبد فتاہ کے عبادت خانے میں جگہ دیتے تھے مصری مردہ آپیس کو معبود سمجھتے تھے اسے اور آپیس اوزیرس کہتے اور اس مرادیں مانگتے تھے[62]

ست دیوتا:

ست دیوتا کا اولین نام سَت اَش (ستش) تھا[63] ست اصل میں بالائی (جنوبی) مصر کا حکمران تھا ست دیوتا کی مملکت شمالی آسمان میں بھی تھی ست رات کے وقت کا دیوتا تھا بہت پرانے زمانوں سے ہی مصر میں ست کی پوجا ہو رہی تھی بعد میں اگرچہ اسے اہرمنیت اور شطنیت کا مظہر قرار دے دیا گیا لیکن شروع میں تو اسے خالق تک مانا جاتا تھا[64] ست دیوتا کی ایک خصوصیت کا پہلو یہ بھی تھا کہ وہ سورج دیوتا کی کشتی (سفینہ آفتاب) کے اگلے حصے میں کھڑا ہو جاتا تا کہ سورج دیوتا را اور اس کی کشتی کو ازلی دشمن اپپ نامی اژدہے کے حملوں سے بچائے رکھے وہ اپپ کے بدن میں اپنا نیزہ بھونک دیتا تھا مصری اساطیر میں ست سے یہ کام اس لئے لیا گیا کہ ست تھا ہی طوفانی اور بے رحم طبیعت کا مالک[65] ایک وقت آیا کہ اسے طوفان کا دیوتا بھی مان لیا گیا[66] ست دیوتا کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے ایک طرف تو وہ باطل کا شیطان دیوتا تھا اور دوسری طرف اس کی پوجا ئی مندروں میں کی جاتی تھی اور فراعنہ اپنے نام اس کے نام پر رکھتے تھے مصر پر (قابض) غیر

ملکی ہائیکیسوس فرمانرواؤں(1674 / 1575ق۔م) نے مصری ست دیوتا کو اپنے عظیم جنگجو دیوتا 'سوتخ' یا 'بعل' سے ملا دیا اور اس کے لئے اپنے دارالحکومت 'ادارس' (واقع شمالی مصر) میں ایک مندر تعمیر کروایا[67] جب اسر (اوزیرس) دیوتا کو مصر میں انتہائی مقبولیت حاصل ہو گئی تو مصر میں ست کا پروقار کردار ختم ہو گیا آٹھویں صدی قبل مسیح میں اس کی مورتیاں بھی بنائی جاتیں اور بعض اوقات اس کے لمبے کان کاٹ ڈالے جاتے اور مینڈھے کا سر ملا دیا جاتا[68] ست دیوتا نے ایک عجیب و غریب مگر خوش وضع جانور کی صورت اختیار کر رکھی تھی اس روپ میں اس کا بدن شکاری کتے کا، لمبی، سخت اور بے بوح دوشاخہ دم، پتلی خم دار تھوتھنی، بادامی آنکھیں اور پتلے لمبے نوک دار کان تھے[69] یونانیوں نے سیت کو ٹائیفون کا نام دیا کندہ تحریروں میں اسے "تھیبز کا طاقتور" اور جنوب کا حکمران کہا گیا ہے اسے ایک سورج کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جو اپنی حرارت کے تیروں سے ہلاک کرتا ہے وہ مارنے والا ہے اور اس کی تلوار کو ٹائیفون کی ہڈیاں کہا جاتا ہے شکار کئے گئے جانور اس کی نذر کئے جاتے ہیں؛ اس کی علامات سیمرغ (عنقا)، دریائی بچھڑا، مگرمچھ، جنگلی سور، کچھوا اور سب سے بڑھ کر ناگ اپاپی ہیں یونانی زبان میں اپاپی کا نام ایپوفس ہو گیا سیت کے کان لمبے، کھڑے نوک دار اور آگے کو نکلی ہوئی سونڈ نما تھوتھنی ہے کہتے ہیں کہ یہ خصوصیت داستانی جانور Oryx (بیا، مہاۃ) سے مشابہ ہے[70] اس کے تشخص کے بارے میں مختلف ماہرین نے مختلف آراء دی ہیں مثلاً یہ کہ وہ سور، گدھا، کتا، زرافہ، مورخور، یا پھر وسطی افریقہ میں پایا جانے والا ہرن اور زرافہ سے مشابہ جانور یعنی 'اوکافہ' تھا در حقیقت وہ بہت ہی قدیمی دیوتا تھا جس میں کسی ایک یا بہت سے جانوروں کی خصوصیات جمع ہو گئی تھیں[71] سیت کی مادہ صورت کا نام Taou تورت ہے یونانیوں کے ہاں اس کا نام تھیورس رکھا گیا ہے تصویروں میں وہ عموماً دوٹانگوں پر سیدھے کھڑے دریائی بچھڑے کے طور پر دکھائی گئی ہے اس کی پشت اور دم مگرمچھ جیسی ہے[72] سیت سبھی مصریوں کیلئے شیطانی دیوتا نہیں تھا سرکاری طور پر اس کی پوجا نیل کے مغرب میں واقع ایک غیر اہم علاقے میں کی جاتی تھی[73]

خنم دیوتا:

خنم دیوتا مصریوں کے قدیم ترین دیوتاؤں میں سے تھا اس کی پوجا "متحدہ بادشاہت" کے آغاز یعنی 3100ق۔م سے بھی پہلے سے ہو رہی تھی وہ کائنات کا معمار عظیم تھا اس نے دیوتاؤں کو تخلیق کیا اور اپنے چاک پر دہ بیضہ بنایا جس سے سورج نمودار ہوا اس نے چاک پر دہ مادہ بھی تخلیق کیا جس سے اس نے پہلا انسان بنایا تھا وہ زندگی اور زندہ چیزوں کا خالق تھا اور

ان غاروں کا محافظ اور نگران تھا جو دریائے نیل کا منبع تھے خنم دیوتا کی پوجا کا سب سے بڑا مرکز ایلیفنٹائن (قدیم مصری نام ابو) تھا رفتہ رفتہ وہ خالق دیوتا کا مرتبہ حاصل کر گیا خصوصا ایسے دیوتا کا جس نے 'چاک' پر نوع انسانی کی تخلیق کی تھی اس کا مقدس جانور مینڈھا تھا[74] مجسموں، مورتیوں اور تصویروں وغیرہ میں اس کا بدن تو انسانی مگر سر مینڈھے کا بنایا جاتا تھا اور اس پر دوہرے سینگ دکھائے جاتے تھے[75]

مگرمچھ:

مصری مگرمچھ کی پوجا اس لئے کرتے تھے کہ یہ ایک بڑے قدو قامت کا جانور ہے اور بحر و بر میں اس کی سلطنت ہے اور یہ وحشی عربوں کے حملہ سے مصر کو بچاتا ہے[76]

اکنیومن:

اکنیومن ایک جانور ہے جسے مصر والے نمس کہتے ہیں اس کا رنگ زردہ خاکستری اور سرمئی گلدار ہوتا ہے پنجے اور منہ سیاہ، دم لمبی اور گچھے دار ہوتی ہے مصری اسے گھروں میں پالتے اور اس کی پوجا اسلئے کرتے تھے کہ وہ مگرمچھوں کو زیادہ نہیں ہونے دیتا ورنہ مصر کو بہت نقصان ہوتا یہ چھوٹا جانور دو طرح سے مصر کے کام آتا ہے ایک یہ کہ وہ گھات میں لگا رہتا ہے جوں ہی مگرمچھ اپنی جگہ کو چھوڑتا ہے یہ اس کی انڈے توڑ ڈالتا ہے دوسرے یہ کہ جب مگرمچھ نیل کے کنارے پر اپنی عادت کے موافق منہ کھولے سوتا ہے[77] تو یہ کیچڑ میں سے نکل کر اس کے منہ میں جھٹ پٹ گھس جاتا ہے اور انتڑیا ں چبا کر اور پیٹ پھاڑ کر صحیح سلامت نکل آتا ہے اور دشمن پر فتح پاتا ہے[78]

اپنو دیوتا:

In egypt’s early Dynastic period (c. 3100-c. 2686 Bc), Anubis was portrayed in full animal form, with a “ jackal” head and body.[79]

قدیم مصریوں (جنوبی مصر) کا ایک گیدڑ دیوتا بھی تھا جسے وہ اپنو (یونانی نام انوبیس) کہتے تھے اور ایک جنگجو قسم کا دیوتا 'دپ واوَت' نامی تھا جسے گیدڑ یا بھیڑیئے کی حیثیت سے پیش کیا جاتا تھا گیدڑ سے مراد جنگجو دیوتا 'دپ واوَت' ہے[80] انوبیس مرنے والوں کا محافظ دیوتا تھا[81]

ہرکولیس:(Hercules)

ہرکولیس یاہیراکلیس، یونانی اسطوریات میں ایک سورما جو اپنی طاقت اور شجاعت اور متعدد افسانوی کارناموں کی وجہ سے قابل ذکر ہے۔ہرکولیس اصل میں یونانی سورماہیراکلیس کارومن نام ہے جوزئیس دیوتااور الکمینی(تھیبیس کے سپہ سالار ایمفٹی ٹرائیون کی بیوی)کا بیٹا تھا[82]ہرکولیس خود اولمپس میں دیوتاؤں کے ساتھ رہتا تھا[83]یونان کا تصور نجات ہرکولیس،بیلیروفون، تھی سیئس،ڈیوانی سیئس اور دیگر اساطیر میں جھلکتاہے ہرکولیس نے جن بدی کی قوتوں پر غلبہ پایا انہیں شیر،اژدھے،جنگلی سور،بیل اور شکاری پرندوں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ آرکیڈیا کی برق رفتار پچھلی ٹانگیں پکڑتا Augeas کے اصطبلوں کو صاف کرتا،ڈایومیڈیز کے آدم خور خچروں کو رام کرتا۔امیرونز کی ملکہ ہاپئولائیٹ کو شکست دیتا،مشرق بعید سے Geryon کے بیلوں کو واپس لاتا اور سربیرس کو بالائی دنیا میں لے جاتا ہے[84] ہرکولیس کو شر دور کرنیوالا،جنگجو رہنما،عظیم الشان فاتح،آسمانی ہستی،ٹڈیوں،مکڑیوں اور گراس ہوپرز کو تباہ کرنیوالا کہا جاتا ہے شمسی ہیرو ہرکولیس سورج دیوتااپالو سے مشابہہ ہے[85]ہرکولیس الصور (Tyre)کا ملکارتھ اور غالبا بابلی بعل سے مشابہہ ہے وہ ققنس کی طرح اپنی ہی آگ میں جلتااور پھر راکھ میں سے دوبارہ ظاہر ہوتا ہے یہودیوں نے بھی سورج دیوتا کی اس شخصیت کو شمعون کی صورت میں اپنایا جس کی طاقت اس کے بالوں میں تھی جیسے سورج کی طاقت شعاعوں میں ہے[86] یونانی دیومالا میں پروں والے گھوڑے کا ذکر بھی موجود ہے ہیزائڈ (Hesoid) میں لکھاہے کہ پروں والی تین خوفناک جنہیں گورگون (Gorgon) کہاجاتا تھاان میں سے ایک عورت میڈوسا بھی تھی جس کے بے تحاشادانت تھے اور بالوں کی جگہ سانپ لٹکا کرتے تھے پرسس (Persus) نے جب اسے قتل کیا تو اس کے خون کے قطروں سے پروں والا گھوڑا پیدا ہوا پگاسس زیوس کی رعدو گرج اٹھایا کرتا تھا یہ شاعرانہ ذہانت کی علامت بھی سمجھا جاتا تھا اس کی نعل جہاں کہیں بھی ٹکراتی وہاں سے پانی کے فوارے پھوٹ نکلتے تھے[87]

پیگاسس:

یونانی اساطیر میں پردار گھوڑا،سمندر دیوتاپوسیڈون اور گورگون میڈوسا کا بیٹا۔جب ہیرو پرسیئس نے میڈوسا کو قتل کیا تو پیگاسس اس کی گردن سے نکلا وہ کوہ ہیلیکان پر اترا اور وہاں سے ایک چشمہ جاری ہو گیا بعد ازاں اس چشمے کو شاعرانہ الہام کا ماخذ ماناجانے لگا اور فن کی دیویوں سے منسوب کیا گیا[88]

Pegasus:

In Greek mythology, a winged horse, the offspring of Poseidon and Medusa, which sprang from the body of the latter when Perseus struck off her head, he was called Pegasus because he was supposed to have made his appearancw near the source of the ocean. Pegasus was caught at the spring pirene, in corinth, by Bellerophon who made use of him in his conflict with the chimaera and in subsequent wars. He was believed to have flown up to heaven and to have taken his place among the stars. But the left behind him traces of his residence upon earth. One of these long existed in the shape of the Hippocrene spring on mount Helicon, which was popularly believed to have been caused by a blow from Pegasus' hoof. In astronomy the flying horse, one of the ancient nothern constellations, bounded on the north by Lacerta and Andromeda, on the south by Aquarius, on the east by pisces and on the west by Equuleus and Delphinus. It is on the meridian in september at midnight. Alpha Pegasis Markab, Beta Pegasi is scheat and Gamma Pegasi is Algenib. These with Alpha Andromedea constitute the great square of Pegasus. [89]

اسلام سے پہلے براعظم ایشیا کے مذاہب

ضحاک:

ضحاک عرب کا حمیری شہزادہ تھا جس نے جمشید سے لڑائی کے بعد ایران پر قبضہ کر لیا ضحاک خود مخلوق پرست تھا فردوسی نے اس کو شیطان کا تابعدار "جادو پرست "لکھا ہے اور "جہاں آفریں رابدل دشمن "بتایا ہے ضحاک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے دونوں کندھوں پر دو سانپ تھے جن کو انسان کا بھیجا کھلایا جاتا تھا اس کے متعلق جو کہانیاں بیان کی جاتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضحاک سانپ کا پجاری تھا کیونکہ سانپ کی پرستش کا عرب میں رواج تھا[90] یہ ایسا زمانہ تھا کہ دیوتاؤں پر عموما انسانی قربانی کا رواج تھا کچھ عجب نہیں کہ ضحاک اپنے دیوتا سانپوں پر دو آدمیوں کو چڑھاتا ہو [91] چونکہ یہ ظالمانہ مذہبی رسم ایران میں بالکل جدید تھی جس سے ایران کے رہنے والوں کی جانیں مفت پر بابد ہوتی تھیں اس وجہ سے ایران میں بغاوت ہوئی اور ضحاک پکڑ کر قتل کر دیا گیا[92]

حبش، نیوبیا اور سودان کے مذاہب:

حبش، نیوبیا اور سوڈان کو افریقہ کے وسطی ممالک سمجھنا چاہیئے خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں بے سر کے آدمی رہتے ہیں سینگ والے دیو رہتے ہیں ایسے دیوتاؤں کا ٹھکانہ ہے جن کے نیچے کا دھڑ بکری کا اور اوپر کا آدمی کا ہوتا ہے یہ ملک خطرناک بونے آدمیوں کا مسکن سمجھا جاتا ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ بکری کے دھڑ والے افریقی سے دلی اینتھونی نے تھیباس کے جنگل میں بات چیت کی تھی یورپ کا یہ خیال رومن سلطنت کے عروج کے زمانہ میں ابتدائی عیسوی صدیوں تک افریقہ کے اس خطہ کے متعلق قائم رہا[93]

آشوریوں اور کلدانیوں کے مذاہب

ماردوک:

بابل کے دیوتا ماردوک (Marduk) نامی کو بابل میں ماردو بھی کہتے ہیں اور اسے آفتاب کا دیوتا اور ستاروں کا بادشاہ جانتے تھے کبھی اس کی صورت ایک جنگجو کی ہوتی تھی جو نیزہ و کمان سپر اور گرنے سے مسلح ہے (یہ شکل دفع جن کے لئے بناتے تھے) اور دیوتا کی تصویر ایک بادشاہ کی شکل بناتے تھے جو تخت پر بیٹھا ہے سر پر تاج رکھا ہے تاج پر گائے کے دو سینگ ہیں یہ قوت کی علامت تھی[94]

ہیا دیوتا:

دیوتاؤں میں سے ایک ہیا (Hia) تھا جس کا بدن مچھلی کا اور سر انسان کا تھا یا شکل انسان کی مگر دم عقاب کی اور کھال مچھلی کی تھی وہ کہتے تھے کہ یہ خداوند انسان کو علوم اور صنعتیں اور عمارتیں بنانا اور کھیتی کرنا سکھانے کے لئے پانی سے نکالا تھا[95]

دیوتا نرگال: (Nergal)

شہر کوتا کا دیوتا نرگال تھا جسے شیر کا دیوتا کہتے تھے اس کا جسم شیر کا اور سر انسان کا بناتے تھے[96]

ایستار دیوی:

ایک دیوی ایستار(Istar)نامی تھی جسے بابل اور نینوا کے باشندے پوجتے تھے یہ دیوی مختلف صورتوں میں بنائی جاتی تھی کبھی تو وہ ملکہ جنگ اور فوجی لباس میں ہتھیاروں سے مسلح ہوتی تھی اور بھی عشق کی دیوی تھی کہ اسے کبوتری کے پیکر میں ظاہر کرتے تھے اور کبھی ماں کے پیکر میں تھی جو بچہ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہے[97]

دیوتا کے خادم:

کلدانی ایک قسم کے فرشتے بھی مانتے تھے جن کو بڑے دیوتا کے خادم کہتے تھے ان فرشتوں کی صورت یا تو انسان کی ہوتی تھی جس کے شانوں پر برے بڑے چار پر بنائے تھے یا بہت بڑی پر دار گائے کی شکل ہوتی تھی جس کا سر انسان کا اور دم شیر کی بناتے تھے ان فرشتوں کے مجسمے بادشاہوں کے دروازوں کے سامنے نصب کئے جاتے تھے تاکہ ان کی پاسبانی کریں اور یہ مجسمے سونے چاندی کے ہوتے اور عمدہ مکانوں میں بہت حفاظت سے رکھے جاتے تھے تیوہار کے دنوں میں البتہ انہیں باہر لاتے تھے اور ان کو نہایت احترام وعزت سے گشت دے کر پھر رکھ دیتے تھے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے جانوروں کی قربانیاں کرتے اور بطور بخور کے کندر جلاتے تھے اور پینے کی چیزیں زمین پر گراتے اور گیت گاتے تھے نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے تھے[98]

حوالہ جات وحواشی

[1] بین الاقوامی مذاہب، پروفیسر ڈاکٹر محمد رانا اکرم، پورب اکادمی، اسلام آباد، ص:26

[2] وحدانی مذاہب کی بنیاد، ڈاکٹر صولت ناگی، فکشن ہاؤس لاہور، 2010ء، ص:340

[3] بین الاقوامی مذاہب، ص:26

[4] وحدانی مذاہب کی بنیاد، ص:340

[5] بین الاقوامی مذاہب، ص:27

[6] تصور خدا، پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، "تخلیقات" لاہور، 2010ء، ص:23

[7] Nlpd. Gov.pk/lughat/search.php

[8] فلسفہ مذاہب، امولیہ رنجن مہاپتر، مترجم: یاسر جواد، فکشن ہاؤس 1-مزنگ روڈ لاہور، اشاعت: سوم 2007ء، ص:27

[9] The encyclopedia of religion, Mirca Eliade, MACMILLAN PUBLISHING COMPANY new York, collier Macmillian publishers London, volume : 14, p: 573

[10] Encyclopedia of religion and ethics, edited by: James Hasting, vol: 12, p: 394

[11] Encyclopedia of World Religion, edited by: Robert S. Ellwood, Gregory D. Alles, p 454

[12] عالمی انسائیکلوپیڈیا، یاسر جواد، الفیصل ناشر وان و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ج:1، ص:743

[13] یہودی مغرب اور مسلمان، ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، 2013ء، ص:69-70

[14] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ناشر: بیکن بکس گل گشت ملتان، ج: دوم، ص:16

[15] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: دوم، ص:15

[16] ایضا، ص:17

[17] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: اول، ص:484

[18] ایضا، ص:478

[19] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: دوم، ص:576

[20] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: دوم، ص:571

[21] مصر کی قدیم تاریخ، ترجمہ و تشہیر: سائنٹفک سوسائٹی، پبلشر: پریس انسٹیٹیوٹ، اشاعت:1870ء، ص:49

[22] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:، ص:19

[23] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: دوم، ص:233

[24] مصر کا قدیم ادب، ج: دوم، ص:657

[25] ایضا، ص:233

[26] تاریخ اقوام عالم قدیم، اردو ترجمہ: سید محمود اعظم فہمی، بک فورٹ ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، اشاعت:2017ء، ص:67

[27] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج: اول، ص:492

[28] تاریخ اقوام عالم قدیم، اردو ترجمہ: سید محمود اعظم فہمی، ص:68

[29] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:اول، ص:494

[30] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:دوم، ص:210

[31] ایضا، ص:211

[32] ایضا، ص:211

[33] تاریخ اقوام عالم قدیم، اردو ترجمہ:سید محمود اعظم فہمی، ص:70

[34] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:دوم، ص:590

[35] ایضا، ص:594

[36] ایضا، ص:650

[37] ایضا، ص:594

[38] ایضا، ص:595

[39] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:اول، ص:527

[40] مصر کا قدیم ادب، ابن حنیف، ج:اول، ص:528-529

[41] ایضا، ص:534

[42] ایضا، ص:535

[43] The encyclopedia of Americana, American coporation, New York Chicago Washington, D.c. 1928, vol: 15, p: 411

[44] مصر کا قدیم ادب، ج:اوّل، ص:536

[45] ایضا، ص:537

[46] ایضا، ص:538

[47] ایضا، ص:539

[48] ایضا، ص:540

[49] عالمی انسائیکلوپیڈیا، ج:دوم، ص:2248

[50] وحدانی مذاہب کی بنیاد، ص:287

[51] عالمی انسائیکلوپیڈیا، ج:دوم، ص:2248

[52] مصر کا قدیم ادب، ج:اوّل، ص:640

[53]تصور خدا، ص:25

[54]مصر کا قدیم ادب، ج:اول، ص:640-641

[55] ایضا، ص:664

[56] مصر کا قدیم ادب، ج:اول، ص:665

[57] ایضا، ص:666

[58] ایضا، ص:667

[59] مصر کی قدیم تاریخ، ص:46

[60] تاریخ اقوام عالم قدیم، سید محمود اعظم فہمی، ص:73

[61] مصر کی قدیم تاریخ، ص:47

[62] تاریخ اقوام عالم قدیم، ص:73

[63] مصر کا قدیم ادب، ج:اول، ص:540

[64] ایضا، ص:541

[65] ایضا، ص:542

[66] ایضا، ص:543

[67] مصر کا قدیم ادب، ج:اوّل، ص:542

[68] ایضا، ص:543

[69] مصر کا قدیم ادب، ج:اوّل، ص:545

[70] شیطان کی تاریخ، تحقیق و تالیف: پال کیرس، ترجمہ: یاسر جواد، نگارشات پبلشرز لاہور، 2003ء، ص:18

[71] مصر کا قدیم ادب، ج:اوّل، ص:545

72 شیطان کی تاریخ، ص:18

73 ایضا، ص:19

74 مصر کا قدیم ادب، ج: دوم، ص:731

75 ایضا، ص:732

76 مصر کی قدیم تاریخ، ص:49

77 مصر کی قدیم تاریخ، ص:49

78 ایضا، ص:50

79 https://en wikipedia.org/wiki/Anubis, dated: 4-5-2017

80 مصر کا قدیم ادب، ج: دوم، ص:646

81 دنیا کے قدیم وجدید مذاہب، مصنفین: مائیکل کوگان، پال فریڈ مین، نیل فلپ، اینڈریو سٹو بارٹ، چارلس ٹائیزین، ترجمہ: طاہر منصور فاروقی، "تخلیقات" لاہور، 2016ء، ص:111

82 عالمی انسائیکلوپیڈیا، ج؛ دوم، ص:2209-2210

83 شیطان کی تاریخ، ص:98

84 ایضا، ص:100

85 ایضا، ص:102

86 شیطان کی تاریخ، ص:103

87 وحدانی مذاہب کی بنیاد، ص:41

88 عالمی انسائیکلوپیڈیا، ج: اوّل، ص:661

89 The encyclopedia of Americana, vol: 21, p:471

90 قدیم مذہبی تاریخ، ص:100

91 ایضا، ص:149

92 ایضا، ص:101

[93] ایضا،ص:84

[94] تاریخ اقوام عالم قدیم،ص:169

[95] تاریخ اقوام عالم قدیم،ص:169

[96] ایضا

[97] ایضا،ص:170

[98] ایضا،ص:171